HABIBIA ISLAMICUS (The International Journal of Arabic &Islamic Research) (Bi-Annual) Trilingual (Arabic, English, Urdu)
ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E)
Home Page: http://habibiaislamicus.com
Approved by HEC in Y Category
Indexing: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.
PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY
Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,**
Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.
Website: www.habibia.edu.pk
This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

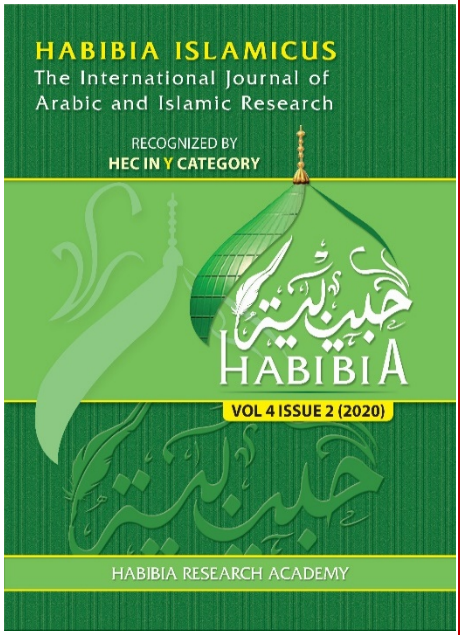

TOPIC:

RELIGIOUS NEEDS AND THE BASIC PRINCIPLES OF TAKFEER IN THE LIGHT OF SCHOLAR'S VIEW

ضروریات دین اور تکفیر کے اہم بنیادی اصول محققین کی آراء کی روشنی میں

AUTHORS:

1. *Dr. Muhammad Ishaq, Assistant Professor Department of Usooluddin, University of Karachi, Karachi. Email: ishaqalam@uok.edu.pk Orcid ID: https://orcid.org/0000-0001-9725-2164*
2. *Owais Anwar, Research Scholar, Department of Usooluddin, University of Karachi, Karachi.*

HOW TO CITE: *Ishaq, Muhammad, and Owais Anwar. 2021. "URDU 8 RELIGIOUS NEEDS AND THE BASIC PRINCIPLES OF TAKFEER IN THE LIGHT OF SCHOLAR'S VIEW: ضروریات دین اور تکفیر کے اہم بنیادی اصول محققین کی آراء کی روشنی میں". Habibia Islamicus (The International Journal of Arabic and Islamic Research) 5 (2):108-22. https://doi.org/10.47720/hi.2021.0502u08.*
URL: http://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/211
Vol. 5, No.2 || April –June 2021 || P. 108-122
Published online: 2021-06-22

QR. Code

RELIGIOUS NEEDS AND THE BASIC PRINCIPLES OF TAKFEER IN THE LIGHT OF SCHOLAR'S VIEW

ضروریات دین اور تکفیر کے اہم بنیادی اصول محققین کی آراء کی روشنی میں

Muhammad Ishaq, Owais Anwar.

ABSTRACT

The success and failure of man is based on standard of Islam and the rejection/ denial of Islam. It is very delicate and crucial/ decisive issue because all the commandments of Sharia (Islamic law) are associated with the Islam and the denial/ rejection of Islam. If a person is Muslim, he abides by the sharia law and has a great reward in the world here after. But if, God forbid, some one denies Islam, his end is very painful, that is why denial of Islam is a Sharia law and is proved by Islamic sources only. Common man is not allowed to address this responsibility to declare anyone as infidel/ unbeliever as per sharia law that is why to declare someone as an infidel/ unbeliever the contactor must be an expert in keeping knowledge of Quran and Sunnah, who keep takes care of sharia laws, goals and principles because the issue of takfeer is the most dangerous one. In this present era, atheism and agnosticism have disguised into secularism and make people astray from spiritualism to materialistic gains in the name of human rights, equality, freedom, research education and civilization. And turned the principles of Islam against human freedom and make the religion separate from all walks of life which are one of the targets of secularism. Owing to that freedom theory, people are denying from many principles of Islam, and are becoming the victims of ifraat-o-tafreet, although in the era, where we are sustaining, we face two sorts of people. One sect is that who takes hurry in making fatwa against kufur, even they give fatwa for strifes, another sect (religious cult) who has closed this door.

KEYWORDS: *rejection of Islam, fatwa against kufur, issue of takfeer.*

کفر کی لغوی تعریف: "کَفَر "(ک پر زبر کے ساتھ) کے معنٰی چھپانے اور ڈھانپنے کے ہیں اور'' کُفْر " (ک پر پیش کے ساتھ) ایمان کی ضد ہے'اور'' کفر نعمۃ اللہ وبہا کفوراً و کفراناً'' کے معنٰی ہیں کہ فلاں نے اللہ کی نعمت کا انکار کیا اور اسے فراموش کر دیا (یعنی اس کی ناشکری کی) اور "کافر ھحقّہ" کے معنٰی ہیں کہ فلاں نے فلاں کے حق کا انکار کر دیا' اور معظم کے وزن پر "مکَفَّر" اس شخص کو کہتے ہیں جس کے احسان وکرم کے باوجود اس کی نعمت کا انکار کر دیا گیا ہو، اور "کافر" کے معنٰی اللہ کی نعمت کا انکار کر دینے والے کے ہیں۔[1] **امام ابو بکر الباقلانی المالکی رحمہ اللہ کفر کی تعریف بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:** "ھو ضد الایمان وھو الجھل باللہ عزوجل والتکذیب بہ الساتر لقلب الانسان عن العلم بہ"۔[2] ایمان کفر کی ضد ہے جو کہ اللہ تعالی کے بارے میں جہل اور اس کی تکذیب کا نام ہے جس کی وجہ سے انسان کا دل اللہ تعالی کے بارے میں کچھ جاننے سے مستور رہے۔

حکم کے اعتبار سے کفر کی انواع: کفر کی دو قسمیں ہیں: کفر اکبر، کفر اصغر "الکفر الاکبر: ھو الموجب للخلود فی النار" (الف) وہ کفر جو انسان کو ملت اسلامیہ سے خارج کر دیتا ہے اور یہی "کفر اکبر" (سب سے بڑا کفر) ہے۔"الکفر الاصغر: موجب لاستحقاق

الوعید دون الخلود[3](ب) وہ کفر جو ملت سے خارج نہیں کرتا، اور یہی "کفر اصغر" (چھوٹا کفر) یا بڑے کفر سے کمتر کفر ہے.

تکفیر کے بارے میں احتیاط: تکفیر کے اصول سمجھنے سے پہلے کچھ اصولی باتیں سمجھنا ضروری ہیں.

1: مسئلہ تکفیر میں صرف آئمہ مجتہدین کا اعتبار کیا جائے گا۔ **علامہ شامی فرماتے ہیں:** "الکفر شیئ عظیم فلا اجعل المؤمن کافراً متی وجدت روایة انه لا یکفر"۔[4] کفر ایک عظیم مسئلہ ہے لہذا کسی مومن کو کافر اس وقت تک نہ کہا جائے گا جب تک کہ کوئی ایسی بات نہ ملے جس سے معلوم ہو کہ یہ آدمی کافر ہے۔

2: اگر کسی مسئلہ میں تاویل ممکن ہو تو کسی بھی طرح اسے نظرانداز نہیں کرنا چاہئے۔ **فتاویٰ تاتارخانیہ میں ہے:**

"الاصل ان لا یکفر احد بلفظ محتمل لان الکفر نهاية فی العقوبة فیستدعی نهاية فی الجناية ومع الاحتمال لا نهاية"[5] اصول یہ ہے کہ کسی شخص کی بھی ایسے لفظ کی بنیاد پر تکفیر نہیں کی جائے گی جو اپنے اندر احتمال رکھتا ہو۔ کیونکہ کفر کی سزا انتہائی درجہ کی ہے جس کا تقاضہ یہ ہے کہ ایسی عقوبت انتہائی جرم پر ہو اور جب تک احتمال موجود ہو انتہائی جرم نہ ہو گا۔

3: اجتہادیات اور ظنی مسائل کے انکار پر تکفیر نہیں کی جائے گی۔ **قاضی بدر الدین عینی فرماتے ہیں:** "لا یکفر منکر الاجتهادیات بالاجماع"۔[6] اجتہادی مسائل کے منکر کی بالاتفاق تکفیر نہیں کی جائے گی۔

4: علمائے کرام کو چاہیے کہ وہ اہل اسلام کو کافر بنانے کے بجائے ان کی اصلاح پر محنت صرف کریں۔

امام غزالیؒ فرماتے ہیں: "من اشد الناس غلواً واسرافاً طائفة من المتکلمین، کفروا عوام المسلمین، وزعموا ان من لا یعرف الکلام معرفتنا، ولم یعرف العقائد الشرعیة بادلتنا التی حررناها فهو کافر فهؤلاء ضیقوا رحمة الله الواسعة علی عبادہ اولاً"[7] سب سے زیادہ غلو اور اسراف کرنے والا متکلمین کا گروہ ہے وہ عام مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں اور یہ گمان کرتے ہیں کہ جو ان کی طرح کلام کی معرفت نہیں رکھتا اور ان دلائل سے عقائد شرعیہ کو نہیں جانتا جو ہم نے تحریر کئے ہیں وہ کافر ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اللہ کی اس رحمت کو جو اس کے بندوں پر وسیع ہے اس کے بندوں پر تنگ کر دیا ہے۔

امور تکفیر: قال ابراہیم بن محمد بن ضویان: "ویحصل الکفر باحد اربعة امور: بالقول، وبالفعل، وبالاعتقاد وبالشك)[8] تکفیر کے امور چار ہیں: قول کے ساتھ، فعل کے ساتھ، اعتقاد کے ساتھ اور شک کے ساتھ۔

اصول تکفیر: ثبوت کے اعتبار سے احکام اسلامیہ کی مختلف قسمیں ہو گئی ہیں۔ تمام اقسام کا اس بارے میں ایک حکم نہیں، کفر وارتداد صرف ان احکام کے انکار سے عائد ہوتا ہے جو قطعی الثبوت بھی ہوں اور قطعی الدلالت بھی۔

اصول : 1 کسی قطعی الثبوت و قطعی الدلالۃ کا انکار کرنا۔ قطعی الثبوت کی تعریف: محمد امین المعروف امیر بادشاہ فرماتے ہیں: "الثبوت بدلیل لا شبهة فیه ناشئة عن دلیل"۔[9] کسی چیز کا ثبوت ایسی دلیل کے ساتھ ہو کہ جس میں ایسا کوئی شبہ نہ ہو جو دلیل کی طرف لے کر جائے۔ قطعی الثبوت ہونے کا مطلب تو یہ ہے کہ ان کا ثبوت قرآن مجید یا ایسی احادیث سے ہو جن کے روایت کرنے والے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک سے لے کر آج تک ہر زمانہ اور ہر قرن میں مختلف طبقات اور مختلف شہروں کے لوگوں میں سے اس کثرت سے رہے ہوں کہ ان سب کا جھوٹی بات پر اتفاق کر لینا محال سمجھا جائے (اسی کو اصطلاحِ حدیث میں تواتر اور ایسی احادیث کو احادیث متواترہ کہتے ہیں)۔**امام ولوالجیؒ فرماتے ہیں:** "ومن رد فریضة من الکتاب یکفر"۔[10] اور جس نے کتاب اللہ کے کسی ایک فرض کا انکار کیا وہ کافر ہو جائے گا۔ **قطعی الدلالۃ کی تعریف: صدر الشریعۃ فرماتے ہیں:** "مالا یکون احتمال اصلا"۔[11] قطعیوہ ہے جس میں کوئی احتمال نہ ہو۔ قطعی الدلالۃ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو عبارت قرآن مجید میں اس حکم کے متعلق واقع ہوئی ہے، یا حدیثِ متواترہ سے ثابت ہوئی ہے، وہ اپنے مفہوم و مراد کو صاف صاف ظاہر کرتی ہو اس میں کسی قسم کی الجھن نہ ہو کہ جس میں کسی کی تاویل چل سکے۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ جس طرح کفر وارتداد کی ایک قسم تبدیل مذہب ہے اسی طرح دوسری قسم یہ بھی ہے کہ ضروریاتِ دین اور قطعیاتِ اسلام میں سے کسی چیز کا انکار کر دیا جائے یا ضروریات دین میں کوئی ایسی تاویل کی جائے۔

اصول2: ضروریات دین کا انکار کفر ہے۔ مولانا انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں: "والمراد "بالضروریات" علی ما اشتهر فی الکتب: ما علم کونه دین محمد ﷺ بالضرورة بان تواتر عنه واستفاض، وعلمته العامة، کالواحدانیة والنبوة وختمها بخاتم الانبیاء وانقطاعها بعده وهذا مما شهد الله به فی کتابه وشهدت به الکتب السابقة وشهد به نبینا ﷺ وشهد به الاموات ایضاً کزید بن الخارجه الذی تکلم بعد الموت فقال محمد رسول الله النبی الامی وخاتم النبیین لانبی بعده"۔[12] وہ تمام قطعی اور یقینی امورِ دین مراد ہیں جن کا رسول ﷺ سے دین ہونا قطعی طور پر معلوم ہو اور حد تواتر و شہرت عام تک پہنچ چکا ہے حتیٰ کہ عوام بھی ان کو دین رسول اللہ جانتے اور مانتے ہیں، مثلا توحید، نبوت، خاتم الانبیاء پر نبوت کا ختم ہونا آپ ﷺ کے بعد سلسلہ نبوت کا منقطع ہونا، اور اس بات پر اللہ نے اپنی کتاب میں گواہی دی، اور کتب سابقہ بھی اس پر گواہ ہیں اور اس کی گواہی ہمارے نبی ﷺ نے بھی دی اور مردوں نے بھی اس کی گواہی دی جیسے زید بن خارجہ جنہوں نے مرنے کے بعد کلام کیا کہ محمد ﷺ

اللہ کے رسول ہیں امی نبی اور خاتم النبیین ہیں آپ ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں۔ ہم اہل قبلہ میں سے کسی کی تکفیر نہیں کرتے مگر باری تعالیٰ کے انکار کی وجہ سے یا ضروریات دین کے انکار کی وجہ سے، یا اس چیز کے انکار کرنے سے جس پر اجماع منعقد ہو۔ مذاہب اربعہ میں سے بعض فقہاء احناف کے علاوہ اکثر فقہاء کرام کے ذکر کردہ تفصیلات و جزئیات سے یہی معلوم ہوتا ہے، لیکن بہت سے فقہاء احناف نے اس قید کو غیر ضروری قرار دیا اور یہ تحریر فرمایا کہ جب شریعت کا کوئی حکم اصولی طور پر قطعی الثبوت اور قطعی الدلالۃ ہو تو اس پر ایمان لانا ضروری ہے اور اس کا انکار کرنا کفر ہے جس کی وجہ سے انکار کرنے والا دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گا، اگرچہ یہ حکم اصطلاحی طور پر ضروریات دین میں داخل نہ ہو۔

چنانچہ **محقق ابن ہمام ؒ فرماتے ہیں:** "اما ما ثبت قطعا ولم یبلغ حد الضرورۃ کاستحقاق بنت الابن السدس من البنت باجماع المسلمین فظاھر کلام الحنفیۃ الاکفار بجحدہ لانھم لم یشترطوا سوی القطع فی الثبوت"۔[13] جو بات قطعی طور پر ثابت ہو مگر "ضرورۃ" کی حد تک نہ پہنچی جیسے ہو تو احناف کے کلام کا مقتضی یہ ہے کہ ان جیسے احکام کا انکار بھی کفر ہے کیونکہ ان کے نزدیک قطعی ثبوت کے علاوہ تکفیر کے لئے کوئی شرط نہیں ہے۔ **علامہ بدرالدین زرکشی ؒ فرماتے ہیں:** "الحق انہ لا یکفر احد من اھل القبلۃ الا بانکار متواتر من الشریعۃ عن صاحبھا فانہ یکون حینئذٍ مکذباً للشرع ولیس مخالفۃ القواطع ماخذ التکفیر ،وانما ماخذہ مخالفہ القواعد السمعیۃ القطعیۃ طریقا ودلالۃ ۔وعبر بعض الاصولیین عن ھذا بما معناہ ان من انکر طریق اثبات الشرع لم یکفر کمن اکفر الاجماع ومن انکر الشرع بعد الاعتراف بطریقۃ کفر لانہ مکذب"۔[14] حق بات یہ ہے کہ اہل قبلہ میں سے کسی کو کافر نہ کہا جائے مگر یہ کہ وہ ایسے حکم کا انکار کرے جو صاحب شریعت ﷺ سے تواتر کے ساتھ ثابت ہو کیونکہ تواتر کے ساتھ ثبوت کے بعد وہ شریعت کا تکذیب کرنے والا بن جائے گا۔ بلکہ تکفیر کا ماخذ تو ان قواعد کا انکار جو سماعی کے طریقہ پر دلالت قطعی سے ثابت ہو۔ بعض اصولیین نے اس معنی کا اعتبار کیا ہے کہ جو شریعت کے ثبوت کا انکار کرے گا اس کو کافر نہیں کہا جائے گا جیسے اجماع کے منکر کو کو کافر قرار نہیں دیا جائے گا اور جس نے شریعت کے طریقہ کا اعتراف کرنے کے بعد اس کا انکار کیا تو وہ کافر ہو جائے گا اس لئے کہ وہ جھٹلانے والا ہے۔

جن فقہاء کرام کے نزدیک صرف ضرورت دین کا انکار کفر ہے: اس کے برعکس بعض حضرات نے تکفیر کے لیے ایک ضروری شرط یہ بھی ذکر کی ہے کہ جس چیز کے انکار کی وجہ سے کسی کو کافر قرار دیا جا رہا ہو "ضروریات دین" میں سے بھی ہو، اگر کوئی شخص کسی ایسے حکم شرعی کا انکار کر بیٹھے جو اصولی لحاظ سے تو قطعی ہو لیکن "ضروریات دین" میں سے نہ ہو تو محض اس کے انکار سے کوئی کافر نہیں ہوگا۔ **علامہ ابن نجیم ؒ اس مسئلہ کی تفصیل بیان کرنے کے بعد بطور خلاصۃ ذکر کرتے ہیں:** "الحاصل ان المذھب عدم تکفیر احد من المخالفین

فیما لیس من الاصول المعلومة من الدین ضرورة"۔[15] "خلاصہ یہ ہے کہ اصل مذہب کے مطابق ضروریات دین کے علاوہ مسائل میں اگر کوئی اختلاف کرے تو اس کی تکفیر نہیں کی جائے گی۔

خلاصہ کلام: خلاصہ کلام یہ ہے کہ اس مسئلہ میں حضرات متکلمین اور فقہاء کرام سے دونوں قسم کی عبارات ملتی ہیں، بعض عبارات سے واضح ہوتا ہے کہ کسی شخص کو اس وقت ہی کافر قرار دیا جا سکتا جب وہ ضروریات دین میں سے کسی حکم کا انکار کر بیٹھے جب کہ بعض دیگر عبارات میں یہ عموم ملتا ہے کہ شریعت کا جو بھی حکم اس حد تک ثابت ہو کہ شارع ﷺ سے اس کا ثبوت اور اپنے مفہوم پر دلالت کرنے میں وہ بالکل محکم اور قطعی ہو تو اس کا انکار کرنا کفر ہے اگرچہ وہ ضروریات دین کی حد تک مشہور نہ ہو۔

ضروریات دین کے انکار کی چند مثالیں :

1 : ختم نبوت کا انکار کفر ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے : "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ أَبَا أَحَدٍ مِنْ رِجَالِكُمْ وَلَكِنْ رَسُولَ اللَّهِ وَخَاتَمَ النَّبِيِّينَ وَكَانَ اللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا"۔[16] محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور سب انبیاء کے آخر میں ہیں اور اللہ ہر چیز کا خوب علم رکھنے والا ہے۔ اس آیت میں صراحت کے ساتھ ارشاد فرمایا کہ آپ ﷺ خاتم النبیین ہیں۔ احادیث نبوی میں بھی صراحت کے ساتھ وارد ہوا ہے کہ آپ ﷺ آخری نبی ہیں : ایک طویل حدیث میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "وانه سیکون فی امتی کذابون ثلاثون کلهم یزعم انه نبی انا خاتم النبیین لا نبی بعدی"[17] نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میری امت میں تیس کذاب ہوں گے ان میں سے ہر ایک یہ گمان کرے گا کہ وہ نبی ہے حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں اور میرے بعد کوئی نبی نہیں۔ **ابن نجیمؒ فرماتے ہیں :** "اذا لم یعرف ان محمد ﷺ اٰخر الانبیاء فلیس مسلم لانه من الضروریات"۔[18] جب وہ یہ نہیں جانتا کہ محمد رسول اللہ ﷺ آخری نبی ہیں تو وہ مسلمان نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ عقیدہ ضروریات دین میں سے ہے۔

2 : قرآن کا انکار : علامہ بدر الرشیدؒ فرماتے ہیں : "من انکر آیة من کتاب اللہ تعالیٰ او عاب شیئا من القرآن او انکر المعوذتین فی القرآن غیر مؤول کفر ومن جحد القرآن او سورة منه او آیة او زعم انها لیست من کلام اللہ تعالیٰ کفر"۔[19] جس نے اللہ کی کتاب میں سے کسی ایک آیت کا انکار کیا یا قرآن میں کوئی عیب نکالا یا بغیر کسی تاویل کے معوذتین کا انکار کیا تو وہ کافر ہو جائے گا اور جس نے قرآن کا انکار کیا یا اس کی کسی سورت کا یا کسی آیت کا یا یہ گمان کیا کہ یہ اللہ کا کلام نہیں ہے تو وہ شخص کافر ہو جائے گا۔

3 : احکامات شریعت کا انکار : علامہ بدر الرشیدؒ فرماتے ہیں : "ولو قال من انکر حرمة الخمر لم تثبت فی القرآن کفر"۔[20] اگر کسی نے شراب کی حرمت کا انکار کیا کہ قرآن سے اس کی حرمت ثابت نہیں ہے تو کافر ہو جائے گا۔

4 : آخرت کا انکار : ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَلَئِنْ قُلْتَ إِنَّكُمْ مَبْعُوثُونَ مِنْ بَعْدِ الْمَوْتِ لَيَقُولَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُبِينٌ" [21] اگر آپ کہو کہ مرنے کے بعد تم لوگ اٹھائے جاؤ گے تو منکرین کہتے ہیں یہ تو ایک کھلا جادو ہے۔ علامہ آلوسی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "لان انکار البعث انکار للقرآن"۔ [22] قیامت کا انکار قرآن کا انکار ہے۔ **فتاوی عالمگیری میں مذکور ہے :** "فتاوی ھندیہ : من انکر القیامۃ او الجنۃ او النار او المیزان او الصراط او الصحائف المکتوبۃ فیھا اعمال العباد یکفر ولو انکر البعث کذلك۔ فتاوہ ھندیہ"۔ [23] فتاوی ہندیہ میں ہے کہ : جس نے قیامت کا یا جنت کا یا جہنم کا یا میزان یا پل صراط کا یا اس صحیفے کا جس میں بندوں کے اعمال درج ہوتے ہیں ان کا انکار کیا تو کافر ہو جائے گا اسی طرح اگر انسانوں کے دوبارہ اٹھنے کا انکار کیا تو کافر ہو جائے گا۔

اصول: 3 متواترات کا انکار کرنا: دین اسلام کے کسی بھی متواتر حکم یا حدیث کا انکار کرنا کفر ہے۔ **صاحب حسامی متواتر کی تعریف ذکر فرماتے ہیں:** "المتواتر: وھو ما یرویہ قوم لا یحصی عددھم ولا یتوھم تواطؤھم علی الکذب لکثرتھم وعدالتھم وتباینامکنتھم ویدوم ھذا الی ان یتحصل برسول اللہ ﷺ وذلك مثل القرآن والصلوات الخمس واعداد الرکعات ومقادیر الزکوۃ وما اشبہ ذلك"۔ [24] حدیث متواتر وہ ہے جس کو ایسا گروہ روایت کرے جن کی تعداد گنی نہ جاسکے اور ان کا کثرت تعداد، عدالت اور مختلف مقامات پر رہنے کی وجہ سے جھوٹ پر جمع ہو جانا مقصود نہ ہو اور یہ باقی رہے یہاں تک کہ وہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے مل جائے جیسے قرآن کریم، پانچ نمازوں، تعداد رکعات اور مقادیر زکوۃ کا منقول ہونا اور اس جیسی دوسری چیزیں۔ **علامہ بدر الرشید فرماتے ہیں:** "من انکر الاخبار المتواترۃ الواردۃ فی الشریعۃ کفر مثل: حرمۃ لبس الحریر علی الرجال، ومن انکر اصل الوتر واصل الاضحیۃ کفر، ومن رد حدیثا، قال بعض المشائخنا رحمھم اللہ یکفر وقال المتاخرون ان کا متواترا"۔ [25] جس نے ایسی احادیث جو تواتر کے ساتھ شریعت میں وارد ہوئی ہیں ان کا انکار کیا تو وہ کافر ہو جائے گا جیسے : مردوں پر ریشم کا حرام ہونا، اور کسی نے وتر اور قربانی کا انکار کیا تو وہ کافر ہو جائے گا۔ ہمارے بعض مشائخ نے فرمایا کہ اگر کسی نے کسی بھی حدیث کا انکار کیا تو وہ کافر ہو جائے گا جبکہ متاخرین فرماتے ہیں کہ اگر وہ حدیث متواتر ہو تو۔

اصول 4: شریعت کا استہزاء یا استخفاف: ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَقَدْ نَزَّلَ عَلَيْكُمْ فِي الْكِتَابِ أَنْ إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا وَيُسْتَهْزَأُ بِهَا فَلَا تَقْعُدُوا مَعَهُمْ حَتَّىٰ يَخُوضُوا فِي حَدِيثٍ غَيْرِهِ ۚ إِنَّكُمْ إِذًا مِثْلُهُمْ ۗ إِنَّ اللَّهَ جَامِعُ الْمُنَافِقِينَ وَالْكَافِرِينَ فِي جَهَنَّمَ جَمِيعًا" [26] اور اللہ کتاب میں تم پر یہ حکم اتار چکا ہے کہ جب تم سنو کہ اللہ کی نشانیوں کا انکار کیا جارہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جارہا ہے تو تم ان کے ساتھ نہ بیٹھو یہاں تک کہ وہ کسی دوسری بات میں مشغول ہو جائیں ورنہ تم بھی ان ہی جیسے ہو گئے اللہ منافقوں اور کافروں کو جہنم میں ایک جگہ اکٹھا کرنے والا ہے۔

امام نسفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: "والاستہانۃ بہا کفر والاستہزاء علی الشریعۃ کفر لان ذلك من امارات التکذیب وعلی ھذہ الاصول ای کفر المستحل والمتسلحین والمستہزی"[27] اور شریعت کی توہین کرنا کفر ہے اور اس کا مذاق اڑانا کفر ہے کیونکہ اس میں انکار کی علامات پائی جاتی ہے اور اسی اصول پر ہر حرام کو حلال سمجھنے والا اور مذاق اڑانے والا کافر ہے۔

استہزاء کی چند مثالیں : 1 : اللہ تعالی کی ذات کی توہین کرنا : فتاوی تاتار خانیہ میں مذکور ہے: "اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق بہ،او سخر باسم من اسماء اللہ تعالیٰ او بامر من او امرہ،او انکر وعدہ او وعیدہ یکفر"۔[28] اگر کوئی اللہ تعالی کو کسی ایسی صفت کے ساتھ متصف کرے جو اس کی شان کے لائق نہ ہو یا اللہ تعالی کے اسماء میں سے کسی اسم کا یا اس کے اوامر کا مذاق اڑانا یا اس کے وعدہ و وعید کا انکار کرنا کفر ہے۔

توہین انبیاء علیہم السلام : فتاوی تاتار خانیہ میں ہے: "من لم یقر ببعض الانبیاء علیہم السلام او عاب نبیا بشئ اولم یرض بسنۃ من سنن المرسلین فقد کفر ۔ولو عاب النبی ﷺ بشیئ من العیوب یکفر"۔[29] جس نے بعض انبیاء کا اقرار نہیں کیا یا انبیاء میں کوئی عیب نکالا یا حضور ﷺ کی سنتوں میں سے کسی سنت پر راضی نہیں تو وہ کافر ہے۔اور اگر کہ کسی نے نبی ﷺ میں کوئی عیب نکالا تو وہ کافر ہو جائے گا۔

آپ ﷺ کے بالوں کی توہین کے بارے میں علماء کرام کے اقوال: طاہر بن عبد الرشید بخاری فرماتے ہیں : "لو قال لشعر محمد ﷺ شُعیراً یکفر وتاویلہ ھذا ان قال بطریق الاھانۃ"[30] اگر کسی نے حضور ﷺ کے بالوں کو تصغیر کے ساتھ شُعیر کہا تو وہ کافر ہو جائے گا اور اس کی تاویل یہ ہے کہ اگر یہ بات اس نے اہانت کے طور پر کہی تو کافر ہو جائے گا۔**ابن النجیمؒ فرماتے ہیں:** "واختلف فی تصغیر شعر النبی ﷺ الا اذا اراد الاھانۃ فیکفر،اما اذا اراد التعظیم فلا"۔[31] آپ ﷺ کے بالوں کو تصغیر کے ساتھ ذکر کرنے میں اختلاف ہے۔اگر اس سے اہانت مقصود ہو تو کفر ہے اور تعظیم مقصود ہو تو کفر نہیں ہے۔**قرآن کریم کی توہین : فتاوی تاتار خانیہ میں ہے:** "اذا انکر آیۃ من القرآن او تسخر بآیۃ من القرآن،وفی الخزانۃ او عاب فقد کفر"۔[32] اگر کسی نے قرآن کریم کی ایک آیت کا انکار کیا یا کسی آیت کا مذاق اڑایا یا عیب نکالا تو اس نے کفر کیا۔

احادیث نبویہ کی توہین : محمد بن شہاب بزاز فرماتے ہیں: "من سمع حدیثہ علیہ السلام فقال سمعناہ کثیرا بطریق الاستخفاف یکفر والحاصل انہ اذا استخفبسنتہ او حدیث من احادیثہ علیہ السلام کفر"۔[33] کسی نے کوئی حدیث سنی اور بطور استخفاف کہا کہ یہ حدیث تو کئی بار سن چکا ہوں تو کافر ہو جائے گا۔حاصل یہ ہے کہ اگر حضور ﷺ کی سنت یا آپ ﷺ کی احادیث میں سے کسی حدیث کا مذاق اڑایا تو کافر ہو جائے گا۔

شریعت کے احکامات اور شعائر اللہ کی توہین: قاری علی بن سلطان فرماتے ہیں: "الاستہزاء بحکم من احکام الشرع کفر"۔[34] شریعت کے احکام میں سے کسی حکم کا مذاق اڑانا کفر ہے۔ **دینی شعائر کا مذاق اڑانا: علامہ بدر الرشید فرماتے ہیں:** "من استخف القرآن او بالمسجد او بنحوہ مما یعظم فی الشرع کفر"۔[35] کسی نے قرآن کا مذاق اڑایا یا مسجد یا ایسی چیز کا جو شریعت میں معظم ہے تو کافر ہو جائے گا۔

اصول 5: کسی حلال کو حرام یا حرام قطعی کو حلال سمجھنا: علامہ تفتازانی فرماتے ہیں: "استحلال المعصیة صغیرۃ کانت او کبیرۃ کفر اذا ثبت کونها معصیة بدلیل قطعی وقد علم ذلك مما سبق والاستهانة بها کفر والاستهزاء علی الشریعة کفر لان ذلك من امارات التکذیب وعلی هذا الاصول یتفرع ما ذکر فی الفتاوی من انه اذا اعتقد الحرام حلالا فان کان حرمته لعینه وقد ثبت دلیل قطعی یکفر۔ والا فلا بان تکون حرمته لغیرہ او ثبت دلیل ظنی وبعضهم لم یفرق بین الحرام لعینه ولغیرہ وقال من استحل حراماً قد علم فی دین النبی ﷺ تحریمه کنکاح المحارم او شرب الخمر، او اکل المیتة، او الدم او الخنزیر من غیر ضرورۃ فکافر"۔[36] کسی معصیت کو خواہ وہ صغیرہ ہو یا کبیرہ حلال سمجھنا کفر ہے جس کہ اس کا معصیت ہونا دلیل قطعی سے ثابت ہو اور یہ بات ماسبق سے معلوم ہو چکی ہے اور معصیت کو معمولی سمجھنا کفر ہے اور شریعت کا مذاق اڑانا کفر ہے' اس لئے کہ یہ تکذیب کی علامات میں سے ہے اور ان ہی اصول پر متفرع ہے جو فتاویٰ میں مذکور ہے۔ جب کوئی حرام کو حلال اعتقاد کرے تو اگر اس کی حرمت لعینہ ہے دراحالیکہ دلیل قطعی سے ثابت ہو تو کافر ہو جائے گا ورنہ نہیں بایں طور پر کہ حرمت لغیرہ ہو یا دلیل ظنی سے ثابت ہو اور بعض لوگوں نے حرام لعینہ اور حرام لغیرہ کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا اور کہا جو کسی حرام کو حلال سمجھے دراں حالیکہ اس کی حرمت کا نبی ﷺ کے دین میں سے ہونا معلوم ہے جیسے ذی رحم محرم سے نکاح کرنا یا شراب پینا یا مردار یا خون یا خنزیر کھانا بغیر اضطرار کے تو کافر ہے۔

چنانچہ شرح فقہ اکبر میں مذکور ہے: "من انکر حرمة الحرام المجمع علی حرمته او شك فیها ای یستوی الامر فیها کالخمر واللواطة والربا او زعم ان الصغائر والکبائر حلال کفر۔ ومن استحل حراما وقد علم تحریمه فی الدین: ای ضرورۃ کنکاح المحارم او شرب الخمر او اکل المیتة والدم ولحم الخنزیر۔ ان استعمل مستحلا کفر والا لا، فان ارتکب من غیر استحلال فسق وفی الفتاوی الصغریٰ: من قال الخمر حلال کفر"[37] جس نے ایسے حرام جس کی حرمت پر امت کا اجماع ہے اس کا انکار کیا یا اس میں شک کیا یعنی اس میں تمام امور کو برابر سمجھا جیسے شراب، زنا، لواطت، سود یا یہ گمان کیا کہ تمام صغیرہ اور کبیرہ گناہ حلال ہیں تو کافر ہو جائے گا۔ جس نے ایسے حرام کو حلال جانا جس کا دین میں سے ہونا ضرورتاً ثابت ہے جیسے محارم سے نکاح کرنا یا شراب پینا، مردار، خون اور خنزیر کھانا یعنی علاوہ حالت اضطرار اور حالت اکراہ جس میں قتل پر مجبور کیا جائے یا شدید مار پر۔۔۔ اگر اس

نے ان اشیاء کو حلال جان کر استعمال کیا تو کافر ہو جائے گا ورنہ نہیں، اگر اس نے ان حرام کاموں کا ارتکاب انہیں بغیر حلال جانے کیا تو فاسق ہوگا، اور فتاوی صغریٰ میں ہے جس نے کہا کہ شراب حلال ہے تو وہ کافر ہو جائے گا۔

اصول 6 : کفر پر راضی ہونا : قرآن کریم میں ارشاد ہے: **"ولا یرضیٰ لعبادہ الکفر"**۔[38] اللہ اپنے بندوں کے کفر پر راضی نہیں ہے۔ امام رازیؒ اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: **"اجتمعت الامة علی ان الرضا بالکفر کفر"**۔[39] امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ کفر پر رضامندی بھی کفر ہے۔ **نورالدین علی قاری فرماتے ہیں: "فاذا اتی بما ینافیها ولو بالنیة فقد کفر اتفاقا، ولان قصد الکفر ینافی التصدیق ویزیل التحقیق ولانہ رضی بالکفر والرضا بکفر نفسه کفر اجماعا"**۔[40] پس اگر کوئی اس چیز کے ساتھ آیا جو اسلام کے منافی ہوا گرچہ نیت ہی کے ساتھ ہو تو یہ بالاتفاق کفر ہے کیونکہ کفر کا ارادہ تصدیق کے منافی ہے اور اس سے تحقیق زائل ہو جاتی ہے اس لئے کہ وہ کفر پر راضی ہے اور اپنے کفر پر راضی بالاتفاق کفر ہے۔

اصول 7 : کفار کے دینی شعار کو اختیار کرنا۔ مشابہت سے مراد وہ علامات جو خالص کفار کی علامات شمار کی جاتی ہیں اگر ان میں سے کسی میں بھی تشبیہ اختیار کی تو کافر ہو جائے گا۔ **فتاوی تاتارخانیہ میں مذکور ہے: "اذا شد الزنار علی وسطه او وضع العسلیٰ علی کتفه فقد کفر وفی التمهید :سواء فعل من غیر اعتقاد سخریة اومنا اعتقاد۔ واذا جعل المسلم مندیله شبیه قلنسوة المجوس ووضع علی راسه اختلفوا ا کثرهم علی انه یکفر"**۔[41] اگر کسی نے زنار باندھا وسط میں یا صلیب کو اپنے کندھے پر رکھا یا مجوس کی ٹوپی پہنی تو وہ کافر ہے اور تمہید میں ہے کہ چاہے اس نے یہ کام مذاقاً کیا ہو یا نہیں۔ اگر کسی مسلمان نے ایسا رومال اپنے سر پر باندھا جو مجوس کہ ٹوپی سے مشابہت رکھتا ہو تو اس کے بارے میں اختلاف ہے جمہور کا مسلک یہ ہے کہ یہ کافر ہے۔

اصول 8 : کسی قطعی بات کا انکار قطعی طور پر ثابت ہو اور اس میں کسی دوسرے معنی کا احتمال نہ ہو۔ تکفیر کے اصول میں یہ بات بھی سمجھنی کی ہے کہ کسی شخص پر قطعی بات کے انکار کرنے سے اس پر کفر کا حکم بھی اس وقت لگائیں گے جب کہ اس شخص کی طرف سے انکار بھی قطعی طور پر ثابت ہو، لہذا اگر انکار قطعی طور پر ثابت نہ ہوگا تو اس کے کفر کا حکم بھی نہیں لگائیں گے، مثلا اس نے کوئی جملہ بولا جس میں یہ احتمال ہے کہ اس سے "ما ثبت من الدین ضرورة" کے انکار کے معنی بھی ہو سکتے ہیں اور کوئی دوسرے معنی بھی ہو سکتے ہیں تو محض اس احتمال کی وجہ سے اس کے کفر کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔

فقہاء کرام کی احتیاط کے بارے میں ابن النجیمؒ فرماتے ہیں: "اذا کان فی مسئلة وجوه توجب التکفیر ووجه واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی ان یمیل الی الوجه الذی یمنع التکفیر تحسیناً للظن بالمسلم"۔[42] فقہاء کرام نے اس موقع کے لئے یہ اصول بتایا ہے اگر کسی مسئلہ میں کئی ایک وجوہ ایسی پائی جاتی ہوں جو تکفیر کو واجب کرتی ہوں اور ایک وجہ ایسی ہو جو تکفیر کو مانع ہو تو مفتی

کو چاہیئے کہ وہ مسلمان سے حسن ظن رکھتے ہوئے اس وجہ کی طرف مائل ہو جو تکفیر کو مانع ہو) یعنی مطلب یہ ہے کہ کسی شخص نے کوئی ایسا جملہ بولا یا ایسی عبارت لکھ دی جس میں ننانوے احتمالات کفر کے ہیں اور ایک احتمال ایمان پر محمول کیا جا سکتا ہے تو اس صورت میں اس پر کفر کا حکم نہیں لگایا جائے گا۔اسی بات کی مزید وضاحت فتاوی تاتار خانیہ میں مذکور ہے)

فتاوی تاتارخانیہ میں مذکور ہے: "یجب ان یعلم انه اذا کان فی المسئلة وجوه توجب التکفیر ووجه واحد یمنع التکفیر فعلی المفتی ان یمیل الی الوجه الذی یمنع التکفیر تحسینا للظن بالمسلم ،ثم ان کانت نیة القائل الوجه الذی یمنع التکفیر فهو مسلم ،وان کانت نیته الوجه الذی یوجب التکفیر لا تنفعه فتوی المفتی ویؤمر بالتوبة والرجوع عن ذلك وتجدید النکاح بینه وبین امراته"۔[43] یہ بات جاننا بھی واجب ہے کہ اگر کسی مسئلہ میں بہت ساری وجوہات ایسی ہوں جو کفر کو واجب کرتی ہوں اور ایک وجہ کفر کے مانع ہو تو مفتی پر لازم ہے کہ مسلمان کے ساتھ حسن ظن رکھتے ہوئے اس وجہ کی طرف مائل ہو جو کفر کے مانع ہے۔پھر اگر اس کی نیت اس وجہ کی طرف ہے جو تکفیر کو واجب کرتی ہے تو مفتی کا فتوی اس کو فائدہ نہیں دے گا اور اس کو توبہ کا حکم دیا جائے اور اس بات سے رجوع کا کہا جائے گا اور اس کے اور اس کی بیوی کے درمیان نکاح کی تجدید کرائی جائے گی۔اصل بات یہ ہے کہ ایسے الفاظ جن میں احتمال ہو تو اس سے کسی کی تکفیر نہیں کہ جائے گی اس لئے کہ کفر سزا کی انتہاء ہے تو یہ جنایت کی انتہاء کی طرف داعی ہے اور احتمال کے ساتھ انتہاء نہیں پائی جاتی۔

اصول 9 : اجماع کا انکار۔ فخر الاسلام بزدوی فرماتے ہیں : "ومن انکر الاجماع فقد ابطل دینه کله لان مدار اصول الدین کلها ومرجعها الی اجماع المسلمین"۔[44] اور جس نے اجماع کا انکار کیا اس نے اپنے دین کو مکمل طور پر باطل کر دیا کیونکہ اصول دین کا مدار اور اس کا مرجع مسلمانوں کا اتفاق ہے۔ شیخ عبد العزیز بخاری فرماتے ہیں : "فیکفر جاحده فی الاصل: ای یحکم بکفر من انکر اصل الاجماع بان قال لیس الاجماع بحجة اما من انکر تحقق الاجماع فی حکم بان قال لم یثبت فیه اجماع او انکر الاجامع الذی اختلف فیه فلا"۔[45] اس کا جان بوجھ کر انکار کرنے والا کافر ہو جاتا ہے۔یعنی جو اصل اجماع کا انکار کر دے اس کے کافر ہونے کا حکم لگایا جائے گا۔جیسے وہ یوں کہے کہ اجماع حجت نہیں ہیں مگر جہاں تک اس شخص کا تعلق ہے جو کسی مسئلہ میں میں اجماع کے متحقق ہونے کا انکار کرے جیسے یوں کہے کہ اس مسئلہ میں اجماع کا انعقاد ثابت نہیں یا ایسے اجماع کا انکار کر دے جس میں اختلاف ہو تو کافر نہیں ہو گا۔

اصول 10 : ضروریات دین میں تاویل فاسدہ کرنا بھی کفر ہے۔انور شاہ کشمیریؒ تاویل فاسدہ کے بارے میں فرماتے ہیں : "اجماع اهل الحل والعقد علی ان تاویل الضروریات واخراجها عن صورة ما تواتر علیه ،و کما جاءفهمه،وجری علیه اهل التواتر،انه کفر"۔[46] تمام ارباب حل وعقد علماء کا اس پر اجماع ہے کہ "ضروریات دین" میں کوئی ایسی تاویل کرنا بھی کفر ہے جس سے

اس کی وہ صورت باقی نہ رہے جو تواتر سے ثابت ہے اور جو اب تک ہر زمانہ کے خاص وعام مسلمان سمجھتے سمجھاتے چلے آئے ہیں اور جس پر امت کا تعامل رہا ہو۔اس میں اختلاف ہے کہ کون سی تاویل مقصود ہے اور کون سی مذموم وکفر ہے چناچہ حضرت انور شاہ کشمیریؒ حضرت شاہ ولی اللہؒ کے حوالے سے اکفار الملحدین میں رقمطراز ہیں اور فرماتے ہیں: "یاد رکھئے :تاویل کی دو قسم کی ہیں :ایک وہ تاویل جو قرآن وحدیث کی کسی قطعی نص اور اجماع امت کے مخالف نہ ہو، دوسری تاویل وہ ہے جو کسی نص قطعی یا اجماع امت کے منافی اور مخالف ہو ایسی تاویل کرنا ہی الحاد وزندقہ ہے، چناچہ ہر وہ شخص جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی رویت کا یا عذاب قبر کا یا منکر نکیر کے سوال وجواب کا یا صراط، حساب اور جزاء وغیرہ کا انکار کرے خواہ یہ کہے کہ میں ان (احادیث کو صحیح اور) ان کے راویوں کو ثقہ نہیں مانتا خواہ یہ کہے کہ راوی تو ثقہ ہیں مگر یہ احادیث مؤول ہیں اور تاویل ایسی بیان کرے جو نہ صرف غلط اور فاسد ہو بلکہ اس سے قبل کبھی نہ سنی گئی ہو تو وہ "زندیق" ہے اس طرح جو شخص مثلا حضرات شیخین یعنی ابو بکر و عمر کے متعلق کہے کہ یہ "جنتی نہیں ہیں" حالانکہ ان دونوں حضرات کے حق میں بشارت جنت کی حدیثیں حد متواتر تک پہنچ چکی ہیں یا یہ کہے کہ رسول اللہ ﷺ خاتم الانبیاء تو ضرور ہیں لیکن اس کے معنی صرف یہ ہیں کہ آپ ﷺ کے بعد کسی کو نبی کے نام سے موسوم نہ کیا جائے (یعنی کسی کو بنی نہ کہا جائے) باقی نبوت کی حقیقت یعنی کسی انسان کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے مخلوق کی ہدایت کے لئے مبعوث ہونا،اس کی اطاعت کا فرض ہونا اس کا گناہوں سے معصوم ہونا اور اجتہادی امور میں غلطی پر قائم رہنے سے محفوظ ہونا اور اس کے علاوہ خصائص نبوت، یہ آپ ﷺ کے بعد بھی اماموں کے لئے ثابت اور محقق ہیں۔تو یہ شخص بھی قطعاً "زندیق" ہے اور تمام حنفی وشافعی علماء متاخرین ایسے شخص کے کفر اور قتل پر متفق ہیں۔(حضرت شاہ صاحب کی مذکورہ بالا بیان کے بعد حضرت مصنف فرماتے ہیں) اس بیان سے "زندقہ" کی حقیقت اور اس کا حکم دونوں معلوم اور واضح ہوگئے نیز یہ بھی ثابت ہو گیا کہ ضروریات دین میں تاویل کفر سے نہیں بچاسکتی"۔[47]

اصول 11: ایمان میں شک کرنا: فلاح اور کامیابی کا دار ومدار اللہ تعالیٰ نے ایمان پر رکھا ہے اور کیونکہ ایمان ہی ایسی چیز ہے جو کافر اور مسلمان میں تفریق کرتا ہے اس لئے اس کا انکار کرنے سے تو آدمی کافر ہو ہی جاتا ہے لیکن اس میں شک کرنے سے بھی آدمی کافر ہو جاتا ہے۔

ابن النجیم فرماتے ہیں: "**واجمعوا ان من شك فی ایمانه فهو کافر وهو ان یکون مصدقا لکن شك ان هذا تصدیق ایمان او کفر**"۔[48] تمام علماء کا اجماع ہے کہ بے شک جس نے اپنے ایمان میں شک کیا وہ کافر ہو گیا اس کی صورت یہ ہے کہ وہ تصدیق کرنے والا ہو لیکن یہ شک بھی رکھتا ہو کہ میری یہ تصدیق ایمان ہے یا کفر۔**امام ابو بکر رازیؒ فرماتے ہیں:** "**والشك فی اصل الایمان کفر و ضلالة**"۔[49] اصل ایمان میں شک کرنا کفر اور گمراہی ہے۔

اصول 12: کافر کے کفر میں شک کرنا: جس طرح اپنے ایمان میں شک کرنے سے آدمی کافر ہو جاتا ہے اسی طرح کافر کے کفر میں شک کرنے سے بھی آدمی کافر ہو جاتا ہے۔**امام ابو بکر رازیؒ فرماتے ہیں:** "**ونقول ان الکافرین فی النار بلا شك فاذا شك فیه فقد کفر لانه**

انکر النصوص"۔ [50]اور ہم یہ کہتے ہیں کہ بے شک تمام کافر بلا شک وشبہ جہنم میں ہوں گے اگر اس میں کسی نے شک کیا تو اس نے کفر کیا کیونکہ اس نے اس صورت میں نصوص کا انکار کیا۔ **ایک اور مقام پر مزید فرماتے ہیں:"من قال: لا اعرف الکافر کافرا فھو کافر"۔** [51]جس نے یہ کہا کہ میں کافر کو کافر نہیں سمجھتا تو وہ خود کافر ہے۔ معلوم ہوا کہ کسی ایسے کام جس کا کفر ہونا قطعی ہو اس کے کفر ہونے پر شک کرنا بھی کفر ہے۔

نتائج: قرآن وحدیث اور آئمہ مجتہدین کے اقوال کی روشنی میں مندرجہ ذیل امور ثابت ہوتے ہیں :

1 : وہ تمام امور جو نص قطعی سے ثابت ہوں ان کا انکار کرنے ، مذاق اڑانے اور ان میں شک کرنے سے آدمی دائرہ اسلام سے نکل جائے گا

2:انبیاء کرام کی کس قسم کی بھی توہین کی جائے یا ان میں کوئی عیب نکالا جائے یا ان کا مذاق اڑایا جائے تو یہ بات بھی کفر کی طرف لے جانے والی ہے۔

3: ظنی اور جزوی مسائل پر کسی کی تکفیر نہیں کی جائے گی جب تک کسی کے قول و فعل میں کس قسم کا احتمال باقی ہو اس پر کفر کا فتوی نہیں لگایا جائے گا۔

4: شریعت کی حرام کردہ اشیاء کو حلال کرنا یا حلال کردہ اشیاء کو حرام سمجھنا بھی کفر ہے۔

5: وہ تمام علامات جو کفار کے دینی شعائر میں داخل ہیں ان کا اختیار کرنا بھی کس مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے۔

مصادر و مراجع

[1]: ابن منظور، علامہ جمال الدین محمد بن مکرم، لسان العرب، دار صادر بیروت س، ن، 144/5

[2]: الباقلانی، امام ابو بکر محمد بن الطیب، کتاب تمہید الاوائل و تلخیص الدلائل، مؤسسۃ الکتب الثقافیۃ 1407/1987

[3]: الجوزیہ، ابو محمد بن ابو بکر بن ایوب ابن القیم، مدارج السالکین، دار الکتاب العربی بیروت، 2003۔1423ھ 344/1

[4]: عابدین، محمد امین بن عمر، رد المحتار علی الدر المختار حاشیہ ابن عابدین باب المرتد، دار عالم الکتب 1423/2003ج 6/ص 357

[5]: الاندرپتی الدہلوی، امام فرید الدین بن عالم بن العلاء، فتاوی تاتار خانیہ، باب المرتدین مرکز النشر والتوزیع مکتبہ زکریا دیوبند الہند 2014-1431ج 7/ص 282

[6]: العینی، بدر الدین ابی محمد محمود بن احمد، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، دار الکتب العلمیہ بیروت 1421ھ 2001 کتاب الایمان 173/1

[7]: الغزالی، ابو حامد، فیصلہ التفرقہ بین الاسلام والزندقہ ص 75

[8]: ابن ضوبان، ابراہیم بن محمد بن سالم، منار السبیل فی شرح الدلیل، المکتب الاسلامی، 404/21378

[9]: امیر بادشاہ الحسینی الحنفی الخرسانیا البخاری المکی، محمد امین، تیسیر التحریر شرح کتاب التحریر، دار الکتب العلمیہ 10/1

[10]: الولوالجی، ظہیر الدین عبد الرشید بن ابی حنیفہ ابن عبد الرزاق، فتاوی ولولوالجیہ دار الکتب العلمیہ بیروت، 1427/2002ھ 420/5

[11]: صدر الشریعۃ، عبید اللہ بن مسعود، توضیح مع حاشیۃ التلویح، نور محمد کتب خانہ کراچی 68/1

[12]:کشمیری,علامہ انور شاہ,اکفار الملحدین فی ضروریات الدین,المجلس العلمی ادارۃ القرآن والعلوم الاسلامیہ 1996/1416ھ ص2

[13]:ابن ہمام,کمال,المسایرہ,دار الکتب بیروت 2008,ص300

[14]:المنثور فی القواعد الفقھیہ(حرف الکاف)وزارت اوقاف الکوتیہ 91/3

[15]:البحر الرائق شرح کنز الدقائق 203/5(محولہ بالا)

[16]:الاحزاب آیت:40

[17]:السجستانی,امام سلیمان بن اشعث ابوداؤد,سنن ابی داؤد,کتاب الفتن والملاحم باب ذکر الفتن ودلالہا,مکتبہ المعارف للنشر والتوزیع الریاض 1998-9/31419حدیث نمبر4252

[18]:ابن نجیم,زین الدین بن ابراہیم بن محمد,الاشباہ والنظائر,دار الکتب العلمیہ بیروت,1420-1999ھ 161

[19]:بدر الرشید الحنفی,محمد بن اسماعیل بن محمود بن محمد,الجامع فی الفاظ الکفر(الکتاب الاول الفاظ الکفر, دار ایلاف الدولیہ للنشر والتوزیع,1999-1420ھ ص29

[20]:حوالہ سابقہ ص99

[21]:ہود آیت:7

[22]:آلوسی,علامہ محمود,روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم,داراحیاء التراث العربی 2000ص 13/12ہود آیت 7

[23]:شیخ نظام وجماعۃ من علماء الہند الاعلام,فتاوی الہندیہ,دار الکتب العلمیہ بیروت 2000-1421ھ 294/2

[24]:الاخسیکثی,امام حسام الدین محمد بن محمد عمر,الحسامی,قدیمی کتب خانہ کراچی,ص138

[25]:الجامع فی الفاظ الکفر(الکتاب الاول الفاظ الکفر)علامہ بدر الرشید الحنفی ص24(محولہ بالا)

[26]:النساء آیت:140

[27]:تفتازانی،علامہ سعد الدین،شرح العقائد النسفیہ،مکتبۃ البشریٰ،2009-1430ص383

[28]:فتاوی تاتارخانیہ,285/7(محولہ بالا)

[29]:حوالہ سابقہ 301/7

[30]:البخاری,طاہر بن عبد الرشید,خلاصۃ الفتاوی,مکتبہ رشیدیہ کوئٹہ س،ن386/4

[31]:البحر الرائق شرح کنز الدقائق 204/5(محولہ بالا)

[32]:فتاوی تاتارخانیہ 301/7(محولہ بالا)

[33]:البزاز,محمد بن شہاب الکردی,الجامع الوجیز فتاوی بزازیہ,دار الکتب العلمیہ بیروت 210/5

[34]:القاری,علی بن سلطان,منح الروض الازہر فی شرح الفقہ الاکبر,دار البشائر الاسلامیہ 1999-1419ص18

[35]:الجامع فی الفاظ الکفر(الکتاب الاول الفاظ الکفر)ص29(محولہ بالا)

[36]:شرح العقائد النسفیہ,ص383(محولہ بالا)

[37]:البحر الرائق 206/5(محولہ بالا)

[38]:الزمر آیت 7

[39]:الرازی،امام محمد فخر الدین،تفسیر فخر الرازی،دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع,1981-1401,248/26,الزمر آیت 7

[40]:القاری,نور الدین علی,ضوء المعالی علی منظومہ بدء الامالی,دار البیرونی,2006-1427ھ ص111

[41]: فتاوی تاتار خانیہ 345/7 (محولہ بالا)

[42]: البحر الرائق شرح کنز الد قائق 210/5 (محولہ بالا)

[43]: فتاوی تاتار خانیہ 282/7

[44]: البزدوی, علی بن محمد, کنز الوصول الی معرفۃ الاصول المعروف اصول بزدوی, میر محمد کتب خانہ مرکز علم واد بکراچی, س ن, ص 247

[45]: علاء الدين, عبد العزيز أحمد بن محمد البخاري, كشف الاسرار عن اصول فخر الاسلام بزدوی, مطبعۃ الشرکۃ الصحافیہ العثمانیہ 1308ھ 261/3

[46]: اکفار الملحدین ص 7 (محولہ بالا)

[47]: حوالہ سابقہ 121

[48]: البحر الرائق, 209/5 (محولہ بالا)

[49]: الرازی, محمد بن ابو بکر, شرح بدء الامالی, دار الکتب العلمیہ بیروت, س, ن, 51

[50]: شرح بدء الامالی, 233 (محولہ بالا)

[51]: حوالہ سابقہ ص 35

1: Manzoor, Ibne. "**Lisanul-Arab**," Dar-eSadir, Dar-e-Beruit 1367.vol5,pp 144
2: Al baqilani,Muhammad bin tayyab,**kitab tamheed al awail w talkhees al dlail**,Al kutub al saqafia 1407
3: Jowzi, I. Q. "**Madarij us-salikeen**." Beirut, Lebanon: Dar al-Kitab al-Arabi (2003)vol1,pp344
4: Abidin, İbn-I. **Reddü'l-muhtar ale'd-dürrü'l-muhtar**,Dar aalim al kutub 2003,vol6,pp357.
5: Al-Indrani Al-Hindi HanafiAllama Alam bin Aladdin Al-Ansari **Fatawa Tatar Khaniya**, markaz al nashar w altauzee 2014,vol 7.pp282
6: Al-Aini, Al-badrul Aini. '**Umdatul Qari** Sharh Ṣahih Al-Bukhari" dlail,Al kutub al alamia. 2001.vol1pp173
7:Al Gazali, Abu Hamid mahmood, "**fysl altafruqaە bayn alaslam walzandaq**"m,n 1992 pp75
8:Ibn duyaan, 'iibrahim bin muhamad bin salim **mnar alsabil fi sharah aldalil**.Al maktab alislami.1378.vol 2.pp404
9: Amir bad shahi, muhamad 'amin bin mahmud albkhary, t. hu"**tiyasayr altahrir: sharah ealaa kitab altahrir fi'usul alfaqih** liaibn alhimam. dlail,Al kutub al alamia.vol 1,pp10
10: Al-Wulwalji, Zaheer-ud-Din Abdul Rashid bin Abi Hanifa Ibn Abdul Razzaq," **Fatawa al walwalajia"** dlail,Al kutub al alamia Beruit.2002,vol5 pp420
11:Sadar al Sharia, Obaidullah Bin Masood, "**Al tauzeeh with Hashita Al-Talwih**"noor Muhammad kutub khana Karachi,vol1.pp68
12: Kashmiri, Allama Anwar Shah, "**Akfar Al-Malhedeen Fi Zaruyat-ud-Din**", Al-Majlis Al-Alami1996.pp2
13:Ibn Hammam, Kamal, **Al-Masaira**, Dar Al-Kitab Beirut2008.pp300
14: **Al mansoor fy alqawaeid alfqyە**(hirf alkaf) wazarat awqaf alkwty.vol3.pp91
15:Ibn Najim al-Masri, Zayn al-Din ibn Ibrahim ibn Muhammad al-Ma'ruf, **Al-Bahr al-Ra'iq Sharh Kinz al-Daqaiq**" dlail,Al kutub al alamia.1997.vol5pp203
16:Surah Al ahzab verse40
17:Al-Sujistani, Imam Sulayman ibn Ash'ath Abu Daud, **Sunan Abi Dawood**" ktab alfatn walmalahim bab dhkr alftn wadlalەa,mktbە almaearif lilnashr waltwzye alryad.1998.vol3pp9 H.no 4252
18:Ibn Najim, Zayn al-Din ibn Ibrahim ibn Muhammad, **Al-Ashbah wal-Nazair**, Dar al-Kitab al-Alamiya1999.pp161
19: Badr al rasheed alhnfy,muhammmad bin asmaeyl bin Mahmud ban muhammmad, "**aljamie fy alfaz alkfr**" (alktab al'awal alfaz alkfr ,daraylaf alduwlyە lilnashr waltwzye)1999.pp20

20: Previous reference.pp99
21:Al hood verse 7
22:Alusi, Allama Mahmood, **Ruh al-Ma'ani fi Tafsir al-Quran al-Azeem**:,dar ahya' alturath alearaby2000.vol12.pp13.
23:Shaykh Nizam wa Jama'at Min Ulema Al-Hind Al-Alam, **Fatawa Al-Hindiya**, dlail,Al kutub al alamia.Beriut 2000.vol 2 pp294.
24:Al-Akhsikthi, Imam Hussamuddin Muhammad Bin Muhammad Omar," **Al-Hussami**", qademi kutub khana Karachi.pp138
25: **aljamie fy alfaz alkfr** pp 24(as sited above)
26:Al Nisa,verse 140
27:Taftazani, Allama Saad al-Din, **Sharh al-Aqeed al-Nusfiya**, Maktab al-Bashari-2009-pp383
28:**Fatawa Tatar Khaniya**.vol7.pp285(as sited above)
29:**Fatawa Tatar Khaniya**.vol7.pp301(as sited above)
30:Al-Bukhari,Tahir-ul-Bin Abdul Rasheed,"**Khulasa tul fatawa**", Maktab Rashidia Quetta.vol 4 pp386
31: **Al-Bahr al-Ra'iq Sharh Kinz al-Daqaiq**.vol5 pp.204(as sited above)
32:**Fatawa Tatar Khaniya**.vol7.pp301(as sited above)
33:Al-Bazzaz, Muhammad Bin Shehab Al-Kardi."**Al-Jami 'Al-Wajiz Fatwa Bazazia**," Dar Al-Kitab Al-Alamiya Beirut.vol5.pp210
34:Al-Qari, Ali Bin Sultan, **Manh Al-Rawd Al-Azhar Fi Sharh Al-Fiqh Al-Akbar**, Dar Al-Bashair Al-Islamiya1999.pp18
35: **Aljamie fy alfaz alkfr** pp 29(as sited above)
36: **Sharh al-Aqeed al-Nusfiya**,pp 383 (as sited above)
37: **Al-Bahr al-Ra'iq Sharh Kinz al-Daqaiq**.vol5 pp.206(as sited above)
38:Al zumr.verse 7
39:Al-Razi, Imam Muhammad Fakhr-ud-Din,"**Tafsir Fakhr-ul-Razi**,"Dar al-Fikr, 1981,vol26.pp248
40:Al-Qari, Noor-ud-Din Ali,"**Zoo Al-Ma'ali Ali Manzooma Bad Al-Amali**" Dar Al-Biruni 2006.pp111
41:**Fatawa Tatar Khaniya**.vol7.pp345(as sited above)
42: **Al-Bahr al-Ra'iq Sharh Kinz al-Daqaiq**.vol5 pp.210(as sited above)
43:**Fatawa Tatar Khaniya.**vol7.pp282(as sited above)
44:Al-Bazdavi, Ali Bin Muhammad"**Kanz Al-Wasool Al-Ma'rifat Al-Asool Al-Ma'ruf Usul Bazdavi,** Mir Muhammad kutub khana .pp247
45:Alaa Al-Din, Abdul-Aziz Ahmad bin Muhammad Al-Bukhari" **kshf alaisraren aswul fakhar alaslam** bazdawy,"miktba alsharakŧ alshafay.1308.vol3.pp261
46: "**Akfar Al-MalhedeenFi Zaruyat-ud-Din**",pp7(as sited above)
47: "**Akfar Al-Malhedeen Fi Zaruyat-ud-Din**",pp121(as sited above)
48: **Al-Bahr al-Ra'iq Sharh Kinz al-Daqaiq**.vol5 pp.209(as sited above)
49:Al-Razi, Muhammad bin Abu Bakr, **Sharh Bada Al-Amali**, Dar Al-Kitab Al-Alamiya Beirut.pp51
50: **Sharh Bada Al-Amali**.pp233(as sited above)
51: **Sharh Bada Al-Amali**.pp35 (as sited above)

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.